Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۱۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات۔ ۲۲۔ شوال ۱۴۱۳ھ، ۱۵۔ شہادت ۱۳۷۲ہش، ۱۵۔ اپریل ۱۹۹۳ء | نمبر ۸۶

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بیان میں جب تک رُوحانیت اور تقوی و طہارت اور سچا جوش نہ ہو اس کا کچھ نیک نتیجہ مرتب نہیں ہوتا ہے۔ وہ بیان جو کہ بغیر روحانیت و خلوص کے ہے وہ اس پرنالہ کے پانی کی مانند ہے جو موقعہ بے موقعہ جوش سے پڑ جاتا ہے۔ اور جس پر پڑتا ہے اسے بجائے پاک و صاف کرنے کے پلید کر دیتا ہے۔ انسان کو پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ پھر دوسروں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ـــ) (المائدۃ: ۱۰۶) یعنی اے (ایمان والو) پہلے اپنی جان کی فکر کرو۔ اگر تم اپنے وجود کو مفید ثابت کرنا چاہو تو پہلے خود پاکیزہ وجود بن جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ باتیں ہی باتیں ہوں اور عملی زندگی میں اُن کا کچھ اثر دکھائی نہ دے۔ ایسے شخص کی مثال اس طرح سے ہے کہ کوئی شخص ہے جو سخت تاریکی میں بیٹھا ہے۔ اب اگر یہ بھی تاریکی ہی لے گیا تو سوائے اس کے کہ کسی پر گر پڑے اور کیا ہو گا؟ اُسے چراغ بن کر جانا چاہیئے۔ تاکہ اُس کے ذریعہ سے دوسرے روشنی پائیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۶۲۸)

آپ نے عملاً پاک معاشرہ قائم کرنا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"میں نے بعض ماؤں کو بچوں کو ڈراتے ہوئے دیکھا ہے اور میں بڑی سختی سے اپنے گھر میں یہ بات قائم کرنے کی کوشش کرتا رہا ہوں کہ بچوں کو ڈرایا نہ کریں سختی سے مراد یہ ہے کہ FIRMNESS کے ساتھ شدت کے ساتھ نہیں یا سزا دے کر نہیں کیونکہ مجھے یاد نہیں شاید ہی کبھی زندگی میں ایک دو مرتبہ کسی بچے کو سزا دی ہو ورنہ میں اس بات کا قائل ہوں کہ بچے کے ساتھ اگر تمہارا اعتماد کا رشتہ قائم ہو جائے اور پیار کا رشتہ قائم ہو جائے تو تمہاری نظروں کے ملنے سے تغیّر میں بچہ اتنی سزا پا جاتا ہے کہ اُسے کسی اور سزا کی ضرورت نہیں رہتی تو جس حد تک مجھ سے ممکن ہے میں نے اپنے گھر میں بھی اور باہر اپنے دوسرے عزیزوں کو بھی یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ بچوں کو ڈرایا نہ کریں۔ بچہ سوتا نہیں ہے یا کسی جگہ جانا چاہتا ہے تو مائیں کہہ دیتی ہیں کہ بھوت آ جائے گا۔ فلاں چیز نہیں چمٹ جائے گی۔ وقتی طور پر وہ اس بچے سے چھٹکارا حاصل کرتی ہیں اور ہمیشہ کے لئے خوف کا بھوت اُسے چمٹا دیتی ہیں جو پھر کبھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ باہر نکل رہی ہیں۔ لمبے عرصے کے لئے جانے کا ارادہ ہے لیکن جھوٹ بول دیتی ہیں کہ ہم ابھی آتے ہیں اور بچہ بے چارہ انتظار میں بیٹھا رہ جاتا ہے۔ ایسے بچے سے بڑے ہو کر سچ کی کیسے توقع کی جا سکتی ہے۔ پس آپ اپنے گھر میں جس رنگ میں زندگی بسر کر رہی ہوتی ہیں بچہ اس کی اصل تصویر کو دیکھتا ہے۔ اس تصویر کو قبول نہیں کرتا جو آپ جعلی عکس کے طور پر اس پر ڈالتی ہیں اور اس پہلو سے کوئی ماں کسی بچے کو دھوکہ نہیں دے سکتی۔ ایک دن کا معاملہ ہو تو کوئی اور بات ہوتی۔ ڈوولج کا قصہ ہو

باقی ص ۷ پر

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ: ۱۴ اپریل۔ کراچی سے محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر نے اطلاع دی ہے کہ کل مورخہ ۱۳ اپریل کو حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) کا گھٹنے کا آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیابی سے انجام پایا۔ یہ آپریشن صبح آٹھ بجے شروع ہوا اور ساڑھے تین گھنٹے تک جاری رہا۔ اگرچہ آپریشن کامیاب تھا لیکن شدید درد اور تکلیف کی وجہ سے رات بھر سخت تکلیف رہی۔ آج صبح کے بعد سے طبیعت بہتر ہو رہی ہے۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ جملہ احباب جماعت کو سلام کہتی ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ آنکھ کے آپریشن کی غرض سے دوبارہ اسلام آباد تشریف لے گئی ہیں۔ ایک دو دن تک ان کا آپریشن متوقع ہے۔

درخواست دُعا

مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب مربی سلسلہ کو چند دن قبل دل کی شدید تکلیف لاحق ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ کوئی پیچیدگی نہیں پیدا ہوئی۔ اب طبیعت اچھی ہے۔ احباب کرام سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

یاد رفتگاں

یاد رفتگاں کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ خوبیاں گنوائی جائیں اور سارا مضمون صرف ایک ہی وفات یافتہ کے متعلق ہو۔ بعض احباب وفات یافتہ کا ذکر کرتے ہوئے متعدد دیگر رشتہ داروں (زندہ یا وفات یافتہ) کا ذکر کر دیتے ہیں جس سے اس شخص کا تأثر کم ہو جاتا ہے جس کی یاد میں مضمون لکھا جا رہا ہو۔

امید ہے احباب اس امر کا خیال رکھیں گے۔ ایک اور بات بھی یاددہانی کے طور پر گذارش کرنا ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ وفات یافتہ کا تعارف اس طرح کروایا جائے کہ ان کے جاننے پہچاننے والے لوگ جان جائیں کہ کس کا ذکر ہو رہا ہے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵۔ شہادت ۱۳۷۲ہش ۱۵۔ اپریل ۱۹۹۳ء

نیکی اور گناہ

جس طرح روشنی اور اندھیرا دو الگ الگ باتیں ہیں اسی طرح نیکی اور گناہ بھی دو الگ الگ باتیں ہیں۔ لیکن دونوں باتوں میں مناسبت اس بات سے پائی جاتی ہے کہ اندھیرا اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں۔ روشنی کا معدوم ہو جانا اندھیرا پیدا کرتا ہے۔ اندھیرا پیدا کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں کہ سوائے اس کے کہ روشنی کو ختم کر دیا جائے، اسے بجھا دیا جائے یا اسے دبا دیا جائے۔ اگر جلتے دیئے کو آپ پھونک مار دیں تو وہ بجھ جائے گا اگر آپ اس پر کمبل ڈال دیں تو وہ دب جائے گا۔ اور یہ دونوں باتیں اندھیرا پیدا کر دیں گی۔ لیکن اگر آپ چاہیں کہ ایسا کچھ بھی نہ کیا جائے اور روشنی کی موجودگی کے باوجود اندھیرا ہو جائے تو یہ ناممکن ہوگا۔

یہی حال نیکی اور گناہ کا ہے۔ گناہ کا وجود از خود پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ نیکی کو منظر سے ہٹانا پڑے گا۔ نیکی کا خیال ترک کرنا پڑے گا اور گناہ کی طرف خود بخود قدم بڑھنے لگے گا۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ نیکی اور گناہ اکٹھے ہو جائیں۔ بات کہنے کا مقصد یہ ہے کہ نیکی مثبت اقدام ہے اور نیکی کا معدوم ہونا جسے ہم گناہ کہتے ہیں منفی اقدام ہے۔ اگر انسان یہ معلوم کر لے کہ نیکی کیا ہے اور پھر نیکی ہی کرے تو گناہ اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔ جس طرح ہم نے روشنی کے متعلق کہا ہے کہ روشنی میں اندھیرا وارد نہیں ہو سکتا۔ اندھیرا موجود کرنے کے لئے روشنی کے وجود کو نابود کرنا پڑے گا۔

اس سلسلہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ حضور فرماتے ہیں:

"یاد رکھنے کے لائق نکتہ یہی ہے کہ گناہ کی جڑ وہی امور ہیں جن کے کرنے سے سچی پاکیزگی اور طہارت سے انسان دُور جا پڑے۔ خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کا وصال ہی سچی راحت اور حقیقی آرام ہے۔ پس خدا سے دوری اور الگ ہونا بھی گناہ اور باعث دکھ اور رنج و مصیبت ہے۔ جن باتوں کو خدا اپنی تقدیس کی وجہ سے پسند نہیں کرتا وہی گناہ ہے۔"

خدا نیکی کو پسند کرتا ہے۔ نیکی کا نہ ہونا یعنی اس کا معدوم کیا جانا ہی گناہ ہے۔ اگر ہمیں معلوم ہو کہ نیکی کیا ہے اور ہم اس پر عمل کریں تو یقیناً گناہ سے بچے رہیں گے۔ مثبت پر نظر رکھئے۔ منفی خود بخود پوشیدہ ہو جائے گا۔

ڈر رہے ہیں گناہ سے لیکن
کیا یہ چھوٹی سی بات ہے معلوم
اس سے بچنے کا اِک طریق ہے یہ
نیکیوں کو نہ ہونے دیں معدوم

ـــــ ابوالاقبال

کیا کچھ پسِ دیوار ہے مجھ کو نہیں معلوم
تُو میرا خریدار ہے مجھ کو نہیں معلوم

ٹھوکر میں مِری تاجِ شہی آنے لگا ہے
سَر میرا سرِ دار ہے مجھ کو نہیں معلوم

راتوں کے اندھیرے میں سفر ہے مِری عادت
ظلمت بڑی خونخوار ہے مجھ کو نہیں معلوم

بیٹھا ہے مِرے ذہن کے پردے میں وڈیرا
دل کیوں مِرا کمدار ہے مجھ کو نہیں معلوم

کس نے مِرے ہاتھوں میں سپر آج تھما دی
اُس ہاتھ میں تلوار ہے مجھ کو نہیں معلوم

مَیں خُون میں لت پت ہوں یہ تصویر ہے میری
کیا یہ مِرا شہکار ہے مجھ کو نہیں معلوم

جھولی میں تہی دست کے رہتا ہے خزانہ
عشرت ہے کہ ادبار ہے مجھ کو نہیں معلوم

وہ جس نے سرِ راہ سلام ان سے کہا ہے
کافر ہے کہ دیندار ہے مجھ کو نہیں معلوم

مَیں اپنے تشخّص کو لئے گھوم رہا ہوں
صحرا ہے کہ بازار ہے مجھ کو نہیں معلوم

پوچھو تو نسیمؔ ان سے وہ کیوں آ نہیں جاتے
کیا راہ میں دیوار ہے مجھ کو نہیں معلوم

نسیم سیفی

یقیناً سمجھو کہ ہر ایک پاک بازی اور نیکی کی اصلی جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالحہ میں کمزوری اور سُستی پائی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۰۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان

۲۳۔ مارچ ۱۹۹۳ء

انگریزی روزنامہ ڈان کے ۲۳۔ مارچ ۱۹۹۳ء کے شمارے میں طارق میر لندن (U-K) سے خطوط کے کالم میں کہتے ہیں اس سال جنوری کے شروع میں برٹش ٹی وی پر سندھو دیش کی تحریک کے متعلق ایک دستاویزی پروگرام دکھایا گیا تھا۔ یہ بات دیکھ کر دل کو بڑی کوفت ہوئی تھی کہ اس تحریک کے حامی کھلم کھلا نسلی امتیاز کے نعرے بلند کرتے تھے اور اپنا قومی ترانہ بھی گاتے تھے۔ ٹی وی کے تبصرہ نگاروں نے اس کیفیت کو سابق مشرقی پاکستان کی کیفیت پر منطبق کیا۔ کچھ سے کچھ ماہ پہلے (جب سندھ میں مجرموں کا قلع قمع کرنے کے لئے فوجی آپریشن شروع ہو چکا تھا) اسی طرح کا ایک ٹی وی پروگرام دہشت گردوں، مسلح ڈاکوؤں اور منشیات کا دھندہ کرنے والوں (اندرونِ سندھ) کو اپنی کارروائیوں سے حاصل کئے جانے والے مفادات کے متعلق بی بی سی کے رپورٹروں سے کھلم کھلا بات کرتے ہوئے دکھایا گیا۔ جب کہ پاکستان میں قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں ایسے مجرموں کو تلاش کرنے کے لئے دسیوں لاکھ ڈالر خرچ کر رہی تھیں۔ میرے لئے اس سے بھی زیادہ حیرت کا باعث یہ بات بنی اور تکلیف دہ بھی کہ پاکستانی میڈیا نے ان دونوں پروگراموں پر جو برطانوی ٹیلی ویژن پر ایسے اہم معاملات کے سلسلے میں دکھائے گئے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔

بدقسمتی سے ہمارے کالم نویس اور رپورٹر بیانگِ دہل کسی ایک واقعہ کا ذکر کر دیتے ہیں لیکن جب طاقت رکھنے والے بڑے لوگ بڑی سے بڑی غلطی کرتے ہیں تو اس پر یہ خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ جب ہم اپنی مختصر اور تکلیف دہ تاریخ کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں یہ بات نظر آتی ہے کہ واقعات پر واقعات ایسے ہوتے چلے گئے جن کے متعلق ہمارے دانشوروں سیاست دانوں اور میڈیا نے کبھی کوئی سوال نہیں پوچھا۔ جو بھی سرکاری ہینڈ آؤٹ انہیں دیا گیا اسے خدائی کلام سمجھ کر وصول کر لیا گیا۔ اور اس کے واضح تضادات جو ہمیشہ موجود ہوتے ہیں کے متعلق بھی کچھ نہیں کہا گیا حتیٰ کہ اس سازش کے متعلق جو لیاقت علی خاں پہلے پاکستانی وزیراعظم کے قتل پر منتج ہوئی اور اس کے بعد تفتیشی ٹیم کے قتل کئے جانے کو بھی اعلیٰ سطح پر چھپایا گیا۔ بلکہ وہ سازش جس کی وجہ سے مشرقی پاکستان الگ ہوا اس کے متعلق بھی کسی کو کوئی معلومات حاصل نہیں ہیں۔ اسے بھی بہت اعلیٰ سطح پر خفیہ رکھا گیا۔ کیا یہ بات ہمارے لئے بدنامی کا باعث نہیں ہے کہ دو قومی نظریہ جسے سال ہا سال تک غور کرنے کے بعد مکمل کیا گیا تھا جس کے لئے دسیوں لاکھ ڈالر قربان کئے گئے۔ ان لوگوں کی وجہ سے جو اپنے مفادات کا زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ اور فراخدل بھی نہیں ہیں اور چھوٹے چھوٹے صاحب اقتدار ہیں ٹوٹ پھوٹ گیا۔ لیکن کوئی شخص اس کے متعلق حقائق نہیں جانتا ہمارے دانشوروں نے اس معاملے کے حقائق سامنے لانے کے لئے کیا کیا؟ اگر ہمارے مصنف صحافی اور دانشور ان معاملات کی تحقیقات نہیں کریں گے۔ تو اور کون کرے گا۔ بالکل اسی طرح جس طرح پاکستانی میڈیا نے برطانوی ٹی وی پروگرام کی اہمیت کو نظر انداز کیا انہوں نے لگتا ہے یہ بھی فیصلہ کیا کہ شہری اور دیہاتی سندھ میں کیا ہو رہا ہے۔ جس بات کو وہ محسوس نہیں کرتے وہ یہ ہے کہ بعض حقائق سے صرفِ نظر تو کیا جا سکتا ہے۔ لیکن صرف حتمی روحوں کی قربانی دینے سے ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ روح ہی ایک ایسا عنصر ہے جو انسانوں کو حیوانوں سے ممتاز کرتا ہے۔ ایک دفعہ یہ گم ہو جائے تو پھر دوبارہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کے چشم دید گواہوں کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں کس قدر ناانصافی برتی جا رہی ہے۔ کس طرح گھروں پر چھاپے مارے جاتے ہیں اور معصوم شہریوں کو ہراساں کیا جاتا ہے۔ بلا امتیاز گرفتاریاں کی جاتی ہیں اور لوگوں کے خلاف من گھڑت الزام لگائے جاتے ہیں اور انہیں کسی بھی عدالت میں پیش کئے بغیر حراست میں رکھا جاتا ہے۔ ایسا کراچی میں بھی ہو رہا ہے اور سندھ کے دوسرے شہروں میں بھی۔ قدرتی طور پر ان باتوں کے پیشِ نظر جو احتجاج کیا جائے گا اس کے ذریعے بھڑک اٹھنے والا غصہ سامنے آئے گا۔ یہ ایک بہت اہم اور خطرناک رویہ ہے لیکن وہ لوگ جو اپنے آپ کو صاحب اقتدار سمجھتے ہیں اور جنہیں انسانی حقوق سے نفرت ہے وہ یہ غلطیاں کرتے چلے جاتے ہیں۔

میرے وطن کے دوستو! حالات از خود کبھی نہیں بہتر ہوں گے۔ اس کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ کوشش کی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ زمین کا وہ خطہ جو ہم نے حاصل کیا ہے ہم سے واپس چھینا جا سکتا ہے یعنی جب ایسا ہو گا تو کہا جائے گا کہ یہ خدا تعالیٰ کی مشیت تھی کیونکہ ہم نے جان بوجھ کر اس کا آدھا حصہ پہلے ہی الگ کر دیا ہوا ہے اور کوئی شخص اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ باقی آدھے حصے کے ساتھ کیا ہو گا۔ کیا کوئی ایسا شخص ہے جو خود پیدا کردہ تباہی کے اس تسلسل کو روک سکے۔

دی نیوز انٹرنیشنل

یکم اپریل ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے یکم اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں مختصرات میں لارنس پنٹو کہتے

Degrees for sale!

A recent press report states that ninety-five per cent of the degrees submitted by students seeking admission to the Institute of Pakistan Studies of Quaid-e-Azam University, were fake! Moreover, not merit, but bribes can help a student to get admission in this prestigious university! This is the state of education in our country.

Corruption exists even at the lowest rung of the ladder. The majority of individuals open schools only for monetary gain. Young people having just passed graduation or awaiting their results are employed as teachers. Small, dingy classrooms are packed with students, hence making it impossible for a dedicated teacher to perform his job effectively. Then there are instances where persons with little or no teaching experience at all, are appointed principals of schools. One can well imagine the state of affairs in such a school.

At a higher level, we find students running after guess papers at the time of final examinations. Many students attempt to bribe the concerned authorities to 'get papers out' before an examination; or the concerned examiners are bribed in order to pass an examination and the story goes on and on.

When all else fails, certain unscrupulous persons' resort to obtaining bogus certificates.

Such is the sad state of affairs of our educational system. There seems to be no solution to this social problem of ours. It appears to have become a way of life.

If there were degrees to sell and the crier rang the bell, what would we buy?

The News International, Thursday, April 1, 1993 — **Lawrence Pinto**

ہیں کہ پریس کی ایک حالیہ رپورٹ اس بات کی مظہر ہے کہ قائداعظم یونیورسٹی کی انسٹیٹیوٹ آف پاکستان سٹڈیز میں داخلہ کے لئے جو ڈگریاں پیش کی گئیں ان میں سے ۹۵ فیصد جعلی تھیں۔ علاوہ ازیں اس باوقار یونیورسٹی میں اہلیت کی بجائے رشوت سے داخلہ مل سکتا ہے۔ یہ ہے ہمارے ملک کی تعلیمی کیفیت۔

نچلے سے نچلے درجے میں بھی کرپشن موجود ہے۔ افراد کی اکثریت جلبِ زر کے لئے سکول قائم کر لیتی ہے اور ان سکولوں میں ایسے نوجوانوں کو استاد مقرر کر دیا جاتا ہے جنہوں نے حال ہی میں گریجوایشن کی ہوتی ہے یا ابھی اپنے نتیجہ کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ ان سکولوں میں چھوٹے چھوٹے تاریک کمروں میں طلباء بھرے ہوتے ہیں اور اس وجہ سے دل لگا کر تعلیم دینے والے اساتذہ کے لئے مفید طریق پر اپنا کام سرانجام دینا ناممکن ہو جاتا ہے۔ ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ جن لوگوں کو تدریس کا کوئی تجربہ نہیں ہوتا انہیں سکول کا پرنسپل بنا دیا جاتا ہے۔ ایسے سکول کی کیفیت کو اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔

اس کے اوپر کے درجے کی طرف آئیے تو آخری امتحانات کے مواقع پر طلباء گیس پیپروں کے لئے بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔ کئی طالب علم یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ امتحانات سے پہلے رشوت دے کر پرچہ آؤٹ کروا دیا جائے یا یہ بھی ہوتا ہے کہ پاس ہونے کے لئے رشوت دی جاتی ہے۔ جب ان میں سے کوئی بات بھی نہ بنے تو پھر جعلی ڈگریاں حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

یہ ہے ہمارے تعلیمی نظام کی افسوسناک حالت۔ ہمارے اس سماجی مسئلے کا کوئی حل نظر نہیں آتا۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ ہمارا طریقِ زندگی بن گیا ہے۔ اگر ڈگریاں بک رہی ہوں اور کوئی پھیری لگانے والا کچھ اور فروخت کر رہا ہو تو بتائیے کہ ہم کیا خریدیں۔

انسانی قدروں کی بحالی

انسانی قدروں کی بحالی کے ضمن میں عالمگیر تحریک چلانے کے سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہر پہلو سے اہلِ دانش، اہلِ قلم اہلِ دل لوگوں کو جماعت احمدیہ کی طرف سے سمجھا کر محبت سے پیار سے یہ باتیں پہنچانا ضروری ہیں اور سارا سال آئندہ دنیا کی ہر جماعت جو میرے اس پیغام کو سن رہی ہے اس میں چھوٹے بڑے سب شریک ہو جائیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

یہ ہیں خبریں

روزنامہ کے اخبارات کے مطالعہ سے ملکی ۔ بین الاقوامی ۔ سیاسی ۔ غیر سیاسی سنجیدہ و غیر سنجیدہ ہر قسم کی خبریں اور دیگر معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ جو لوگ روزانہ اخبارات پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں وہ ایک اچٹتی نظر اخبار پر ڈالتے ہی سمجھ لیتے ہیں کہ آج کی اہم خبریں کیا ہیں اور ملکی و عالمی فضا کیسی ہے۔ لیکن جو لوگ فارغ الاوقات ہوتے ہیں وہ جب تک اخبار کا ایک ایک لفظ نہ پڑھ لیں انہیں تسلی نہیں ہوتی۔ اخبارات ملکی سیاست میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہر اخبار کی اپنی پالیسی اور حکومت وقت کے ساتھ اس کے خوشگوار یا ناخوشگوار تعلقات پر منحصر ہوتی ہے۔ اگر کسی اخبار کے حکومت کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں یا برسر اقتدار پارٹی کا اخبار ہے تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ حکومت کے حق میں خبریں شائع کرے خواہ مبالغہ آرائی کرنی پڑے تاکہ حکومت کی نظر میں زیادہ مقبول ہو جائے۔

لیکن اگر حکومت سے ناراضگی ہے یا اپوزیشن پارٹی کی طرف سے شائع ہونے والا اخبار ہے تو حکومت کے اچھے کام بھی بھیانک اور مکروہ شکل میں پیش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔

اس طرح ایک ہی موضوع پر شائع ہونے والی خبروں میں تضاد نظر آتا ہے۔ اس کی ایک مثال صدر پاکستان غلام اسحاق خان اور وزیر اعظم محمد نواز شریف کے مابین مبینہ اختلافات سے متعلق خبریں ہیں۔ چند خبریں پیش خدمت ہیں۔

صدر مملکت غلام اسحاق خان نے کہا ہے کہ حکومت نے بلا وجہ آٹھویں ترمیم کو متنازعہ بنا دیا ہے۔ مجھ سے بات کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا گیا۔ صدر نے یہ بھی کہا کہ موجودہ حالات میں آٹھویں ترمیم ختم کرنے کی ضرورت نہیں۔ (پاکستان ۱۷ مارچ)

وائس آف امریکہ کے مطابق صدر غلام اسحاق خان نے سیاست دانوں کے رویے پر نکتہ چینی کی ہے اور اسے جاہ پسندی اور خود غرضی سے تعبیر کیا ہے۔ ریڈیو کے مطابق وزیر اعظم نے صدر کو گزشتہ ماہ اس وقت برہم کر دیا تھا جب انہوں نے صدر کے اختیارات کم کرنے کے لئے خصوصی کمیٹی قائم کر دی تھی۔ صدر کے پاس مارشل لاء دور کے ایک قانون کے تحت منتخب پارلیمنٹ ختم کرنے کے اختیارات ہیں۔ اس سے قبل وزیر اعظم اس وقت ناراض ہو گئے تھے جب صدر نے جنرل عبدالوحید کو فوج کے نئے سربراہ کے طور پر چنا اور وزیر اعظم کے نامزد امیدوار کو نظر انداز کر دیا۔ (پاکستان ۲۵ مارچ)

غبار چھٹ گیا۔ صدر اور وزیر اعظم میں طویل ملاقات۔ وزیر اعظم نے صدر مملکت کو بتایا کہ ملک میں پارلیمانی نظام کے لئے اختیارات میں توازن پیدا کرنا ہو گا۔ اسی لئے آٹھویں ترمیم میں تبدیلی چاہتے ہیں۔ جو پورے آئینی طریقے سے لائی جائے گی۔

صدر اسحاق خان نے کہا کہ وزیر اعظم صاحب! آپ آئین میں درج طریق کار کے مطابق آٹھویں ترمیم میں تبدیلی لے آئیں۔ مجھے کوئی شکایت نہیں ہو گی۔ ملاقات کے دوران دونوں حضرات نے ایک دوسرے کو یقین دہانی کرائی اور غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ ہمارے آپس میں ذاتی اختلافات نہیں ہیں۔ (پاکستان ۲۳ مارچ)

آٹھویں ترمیم کے متعلق صدر مملکت غلام اسحاق خان نے کہا ہے کہ وہ سیفٹی والو ہے۔ اس سے ملک کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ اس ترمیم کی بدولت آنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ترمیم ان کے حق میں نہیں تو وہ ایسا سوچ سکتے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ اس مسئلہ پر وزیر اعظم سے بات چیت ہوئی ہے۔ (پاکستان ۲۷ مارچ)

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر مملکت سے کوئی اختلاف نہیں اسمبلیاں توڑی نہیں جا رہیں۔ مزید انہوں نے کہا کہ میں صدر کا بہت احترام کرتا ہوں۔ میری ان سے بڑی خوشگوار ماحول میں قومی اور بین الاقوامی امور پر تعمیری گفتگو ہوئی ہے۔ (پاکستان ۲۷ مارچ)

وزیر اعلیٰ بلوچستان تاج محمد جمالی نے اپنی کابینہ کے ۵ وزراء کے ساتھ صدر مملکت سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد اخباری نمائندہ کو بتایا گیا کہ بلوچستان حکومت نے صدر اور وزیر اعظم کے مابین اختلافات ختم کرانے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (پاکستان ۲۹ مارچ)

بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ اور ممتاز مسلم لیگی رہنما ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم ہی دست و گریبان ہو جائیں تو پھر ملک کا اللہ حافظ ہو گا۔ (پاکستان ۳۱ مارچ)

قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم کے مسئلے پر صدر اور وزیر اعظم میں اختلافات ضرور پیدا ہوئے ہیں لیکن جمہوریت میں ایسے اختلافات پیدا ہوتے رہتے ہیں جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ دونوں میں مفاہمت کرانے کے لئے تیار ہیں تو انہوں نے کہا کہ صدر اور وزیر اعظم میں کوئی تیسرا فرد مفاہمت نہیں کرا سکتا بلکہ دونوں کو خود ملاقاتیں کر کے غلط فہمیاں دور کرنی چاہئیں۔ (پاکستان ۳۱ مارچ)

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ بدقسمتی سے ملک میں ایک بار پھر ٹانگ کھینچنے کی سیاست شروع ہو گئی ہے اور اگر ماضی کی غلطیوں کو دہرایا گیا تو پھر شاید ہمیں سنبھلنے کا موقعہ نہ ملے۔ (پاکستان ۳۱ مارچ)

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ اب صدر اور وزیر اعظم میں مفاہمت کا امکان نہیں۔ (جنگ ۳ اپریل)

مسلم لیگ نے صدر اسحق خان کو صدارتی امیدوار نامزد کر دیا۔ وفاقی کابینہ کے اجلاس میں نامزدگی کی تجویز وزیر اعظم محمد نواز شریف نے پیش کی۔ جس کی وزراء نے توثیق کی۔ (جنگ ۵ اپریل)

وزیر اعظم نواز شریف نے ملک کے موجودہ سیاسی بحران کو حل کرنے کے لئے صدر مملکت کو بعض تجاویز پیش کیں۔ صدر مملکت نے ان تجاویز کو بغور سنا اور توقع ظاہر کی کہ حالات کو معمول پر لانے کے سلسلہ میں تمام طبقے ذمہ دارانہ رویہ اختیار کریں گے۔ صدر غلام اسحاق خان نے آئین کی آٹھویں ترمیم آئندہ انتخابات اور جمہوری عمل کو جاری رکھنے کے اصولی موقف کا اظہار بھی کیا۔
جنگ ۵ اپریل)

صدر اسحاق دیوار ہیں۔ دل کی بات نہیں بتاتے۔ (مولانا سمیع الحق جنگ ۵ اپریل)

صدر غلام اسحاق خان اور وزیر اعظم نواز شریف کے درمیان طویل ملاقات کے بعد مفاہمت ہو گئی ہے اور دونوں رہنماؤں نے اپنے اختلافات کو پس پشت ڈالتے ہوئے ملک کی موجودہ غیر یقینی سیاسی صورت حال ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔
(نوائے وقت ۵ اپریل)

اسمبلیوں کا بار بار ٹوٹنا قوم کو مایوسیوں کی طرف دھکیل دے گا۔
(صدر اسحاق خان)

صدر کا ہر حکم سر آنکھوں پر وزیر اعظم کی زیر صدارت کابینہ کا فیصلہ۔
(پاکستان ۵ اپریل)

کونسی مفاہمت کیسی مفاہمت (صدر اسحاق) نواز شریف کی طرف سے مفاہمت یک طرفہ اعلان ہے۔ ملک کی اقتصادی صورت حال پر صدر اسحاق کا اظہار تشویش۔ (مساوات ۷ اپریل)

وزیر اعظم کی طرف سے صدر اسحاق کے ساتھ مفاہمت کی خبر اپریل فول ثابت ہوئی۔ (مساوات ۸ اپریل)

بی بی سی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا اس اعصابی جنگ میں خاصے دن لگیں گے۔ سردار آصف علی کے استعفیٰ سے پتہ چل گیا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم میں مفاہمت نہیں ہوئی۔
(پاکستان ۸ اپریل)

پنجاب کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں نے شاہانی ہاؤس بھکر میں اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ صدر مملکت اور وزیر اعظم میں کوئی اختلاف نہیں۔ (نوائے وقت ۷ اپریل)

وزیر اعظم نواز شریف اور صدر مملکت غلام اسحاق خان کے درمیان ہونے والی مفاہمت پر تبصرہ کرتے ہوئے سابق وفاقی وزیر مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا کہ اس تمام تنازعہ کا منطقی نتیجہ اسمبلی کا خاتمہ ہو گا۔
(نوائے وقت ۷ اپریل)

صدر کے آخری فیصلے تک حکومت اپنے بچاؤ کی کوششیں جاری رکھے گی۔ صدر مملکت سے ملاقات کے بعد وزیر اعظم کی سیاسی پوزیشن اور کمزور ہو گئی ہے۔ (ایوان صدر کے ذرائع)

وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ان کے اور صدر کے مابین نہ اختلافات تھے۔ نہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رب کریم ـــ ہمارا مشکل کشا

مکرمہ امۃ القدوس قریشی صاحبہ

اوچ شریف سے لکھتی ہیں:

امید ہے آپ خیریت سے ہونگے میں الفضل باقاعدگی سے پڑھتی ہوں۔ خاص طور پر رب کریم ہمارا مشکل کشا بہت ایمان افروز ہے۔ ایک واقعہ جو گذشتہ دنوں میں ہمیں پیش آیا آپکی خدمت میں پیش کرتی ہوں امید ہے آپ اس کی تصیح کر کے شائع کریں گے۔ ہوا یوں کہ عید کی چھٹیوں میں ہم اپنے رشتہ داروں کے ہاں انہیں ملنے شجاع آباد جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ ہم احمد پور ویگن سٹینڈ پہنچے اس وقت ایک کوچ بہاولپور کے لئے تیار تھی۔ ٹکٹیں لے کر ہم بیٹھ گئے یاد رہے عید والے روز بہاولپور میں زبردست ہنگامہ ہو چکا تھا۔ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اب وہاں حالات کیسے ہیں۔ جب ہم خانقاہ شریف جو بہاولپور سے تقریباً پندرہ کلو میٹر دور ہے۔ پہنچے تو کیا دیکھا کہ بہت سے ٹرک، بسیں، ویگنیں اور کاریں سڑک کے ایک طرف لائن میں کھڑے ہیں اور تمام مسافر پریشانی کی حالت میں ادھر ادھر ٹہل رہے تھے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ گذشتہ روز والے ہنگامے کی بدولت مظاہرین نے سڑک بلاک کر رکھی ہے۔ راستہ ہر طرف سے بند ہے۔ یہ جان کر اتنی پریشانی ہوئی اور سوچا اب ہم کیا کریں گے۔ خانقاہ شریف میں کوئی قریبی عزیز بھی نہیں جس کے پاس رات قیام کرتے۔ تقریباً ساڑھے پانچ بجے شام کا وقت تھا۔ ڈرائیور مسافروں کے اصرار پر آگے بڑھتا رہا۔ ذرا دیر آگے چلے تو کسی نے پھر روک دیا کہ آگے مت جاؤ۔ ڈرائیور کو اپنی کوچ کی فکر تھی اس نے مسافروں سے کہا اب دس دس روپے نکالیں واپس احمد پور چلتے ہیں۔ پریشانی مزید بڑھی کہ اب واپس جائیں تو شرمندگی بھی ہو گی اور شائد آگے کوئی گاڑی نہ ملے۔ بھائی میں اور بھابی دعائیں مانگنے لگے۔ اے رب کریم تو ہم پر رحم فرما۔ تو ہی بگڑے کام سنوارتا ہے اور ناممکن کو ممکن میں بدل دیتا ہے۔ دفعتاً ایک پولیس گاڑی والے کو روک کر پوچھا تو اس نے ایک نیا راستہ بتایا جس سے ہم بہاولپور کے کچھ قریب پہنچ سکتے تھے۔ چنانچہ ہم نے خدا کا شکر ادا کیا اس راستے پہ کوئی کوچ بلکہ کوئی گاڑی نہیں جا رہی تھی البتہ دو بسیں اور چار ٹرک آ رہے تھے۔ بہاولپور سے تقریباً تین کلو میٹر کے فاصلے پر ڈرائیور نے گاڑی روک دی اور تمام مسافروں سے اترنے کو کہا کہ مزید آگے نہیں جا سکتا۔ چنانچہ ابھی ہم چلے ہی تھے کہ سامنے مظاہرین سفید کپڑوں میں ملبوس ہاتھوں میں کلاشنکوف پکڑی ہوئی کو دیکھا۔ ٹائر جلے پڑے تھے اینٹوں کا ڈھیر پڑا تھا۔ بھائی ہمیں ایک جگہ بٹھا کر ہمارے لئے کوئی بندوبست کرنے گئے اچانک بھائی کا جاننے والا کار لئے گذرا بھائی نے کہا کہ حالات تم جانتے ہو میرے ساتھ لیڈیز ہیں ہمیں دریائے ستلج کے پل پر پہنچا دو۔ ہم کار میں بیٹھے ہی تھے کہ مظاہرین میں سے ایک بمعہ کلاشنکوف ہماری طرف آیا اور کہنے لگا کدھر جا رہے ہو۔ ایک معزز شریف با اثر آدمی جو وہاں موجود تھا اور مظاہرین کا ساتھی تھا۔ اسے کہا کہ یہ ہمارے عزیز ہیں انکے ساتھ خواتین اور چھوٹی بچیاں ہیں۔ پل پر انہیں چھوڑنا ہے انہیں جانے دو اس پر وہ واپس چلا گیا اور کار کے گذرنے کا راستہ بنایا۔ اس طرح سے صرف ہم وہاں سے اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ ان کشیدہ حالات میں بہاولپور دریائے ستلج کے پل پر پہنچے۔ اس کا شکریہ ادا کیا اس سائیڈ پر کوئی روک ٹوک نہ تھی۔ ہم بذریعہ ویگن لودھراں اور پھر نو بجے شجاع آباد پہنچ گئے۔ یہ سب اللہ کی مہربانی کا نتیجہ تھا۔ اس قادر مطلق نے ہماری دعائیں سن لیں۔ دل سے ہر وقت دعا نکلتی ہے اے رب کریم تو ہی ہمارا مشکل کشا ہے۔

گناہ کی جڑھ وہی امور ہیں جو خدا سے بعید کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیس کے خلاف ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ذاتی تقاضے کے برخلاف اور فطرت انسانی کے واسطے مضر ہیں۔ وہی گناہ ہیں۔

قانونی مشورہ

مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب ایڈووکیٹ

لیہ سے لکھتے ہیں:

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ

آپ نے مورخہ ۲۴ مارچ کے الفضل میں خاکسار کی طرف سے دی گئی قانونی رائے اور ایک لاہور سے تعلق رکھنے والے دوست کی تحریر شائع کی ہے جو کہ یقیناً ایک اچھا سلسلہ ہے اور عام آدمی کے لئے بعض مسائل کو عام فہم طریقہ سے سمجھنے میں مدد ملے گی اور بلاشبہ قابل تحسین بات ہے۔ خاکسار دوبارہ ایک مسئلہ کی وضاحت کی جسارت کر رہا ہے۔ مثلاً اگر کوئی غیر منقولہ جائیداد (مکان یا زمین وغیرہ) جو کہ متنازعہ بن جائے اور ایسی جائیداد کی ملکیت اور حقیقت کے بارے میں فریقین خود فیصلہ نہ کر سکیں بلکہ وہ جائیداد ہی وجہ تنازعہ بن کر نقص امن کا خطرہ پیدا ہو جائے تو ان حالات میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈپٹی کمشنر) ضابطہ فوجداری (CRPC) کی دفعہ ۱۴۵ کے خصوصی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے متنازعہ جائیداد کو بذریعہ پولیس قانونی CUSTODY میں رکھتے ہوئے INTERIM STAY جاری کر کے اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کا ایسا حکم زیر دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری اس وقت تک EFFECTIVE رہے گا جب تک JUSTIFICATION OF OWNERSHIP بذریعہ معائنہ ریکارڈ مال مستعقیت اور متعلقہ انتقالات وغیرہ جو کہ RECORD REVENUE کا بنیادی حصہ ہوتا ہے سے ثابت ہو جائے کہ فریقین کے درمیان جائیداد کس فریق کی ملکیت ہو سکتی ہے۔

متعلقہ ضلع کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ڈپٹی کمشنر) ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۵ کے اختیارات خود بھی استعمال کر سکتا ہے جب اسے کسی عمومی صورت میں کسی تنازعہ کی اطلاع ملے یا متاثرہ فریقین میں سے کوئی بھی ایک فریق ایسے اختیارات کے تحت اقدام اٹھانے کے لئے زیر دفعہ ۱۴۵ (CRPC) باقاعدہ درخواست گزار سکتا ہے کہ متنازعہ جائیداد فریقین کے درمیان نقص امن کا باعث ہے جس کا فیصلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب (ڈپٹی کمشنر) بحیثیت ڈسٹرکٹ کلکٹر کے کر سکتا ہے۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۵ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ متاثرہ فریقین بذریعہ REVENUE RECORD اپنے حقوق ملکیت جو کہ متنازعہ ہو سکتے ہیں کا صحیح تعین کروا سکتے ہیں اور CIVIL COURTS کی مقدمہ بازی جو کہ بیس بیس سال تک ہوتی رہتی ہے سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ کا خط ملا

مکرم محمد اکبر ظفر صاحب

ربوہ سے لکھتے ہیں:

امید ہے آپ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہونگے کافی عرصہ سے آپ کی مجلس میں حاضر ہونے کی تمنا تھی جو آج پوری ہو رہی ہے۔ سب سے پہلے خاکسار مبارکباد دینا چاہتا ہے کہ اس کٹھن اور گھٹن کے حالات کے باوجود پیارے الفضل کو کس خوبصورتی سے پیش کیا جا رہا ہے۔ الفضل ایک شفاف اور ٹھنڈے چشمہ کی طرح ہے جو دل و دماغ کو سیراب کرتا ہے کلی طور پر الفضل کے سبھی کالم منفرد اور سبق آموز ہیں تاہم سب سے زیادہ پسند کیا جانے والا کالم "ایک چھوٹی سی بات" ہے ایک اور کالم بھی "رب کریم ہمارا مشکل کشا" "ایک چھوٹی سی بات" میں بہت ہی گہری اور سبق آموز باتیں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ "رب کریم ہمارا مشکل کشا" کالم میں خدا کی حمد سے دل بھر جاتا ہے کیونکہ وہی ہماری تمام مشکلوں کا مشکل کشا ہے۔

اب عاجز ایک تجویز بھی پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہے جیسا کہ "خبریں اور عالمی خبریں" سے پہلے آپ ربوہ کا موسم پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس درجہ حرارت ماپنے والا آلہ (تھرمومیٹر) کا انتظام ہو جائے تو قارئین موسم کا بہتر طور سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔

آخر میں خاکسار قارئین کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہے کہ الفضل کے لئے ضرور لکھیئے یہ آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اہم واقعات اور سبق آموز باتیں لکھ کر بھیجئے۔

الفضل میں لکھنے کی تمنا تو بہت ہے جب بھی ایسا مضمون تیار ہوا جو الفضل کے معیار پر پورا اترسکے آپ کی خدمت میں ضرور ارسال کروں گا۔

ہم طالب علموں کے لئے درخواست دعا کے اعلان کرواتے رہا کیجئے۔ آپ سے بھی درخواست دعا ہے

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۸۲۷ میں
طاہرہ نعیم زوجہ نعیم احمد قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۴ دارالبرکات ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۲-۱۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر -/۲۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۳/۷ تولہ مالیتی -/۲۹،۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ طاہرہ نعیم ۲/۴ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ نعیم احمد وصیت نمبر ۲۵۴۶۰ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد ادریس ۲/۱۶ دارالبرکات ربوہ۔

مسل نمبر ۲۸۸۲۸ میں
امتہ الحفیظ بیوہ میاں نور محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۲۰۶ اسلام پورہ سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۲-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے (۲) طلائی زیور ۶ تولہ مالیتی -/۲۱۰۰۰ روپے (۳) مکان متروکہ خاوند محترم واقع اسلام پورہ سرگودھا مالیتی -/۳۰۰۰۰۔

باقی صـ۷ پر

بقیہ : صـ۴

ہیں اور نہ ہوں گے۔ کیونکہ جمہوریت کا مستحکم بنانا اسی طرح صدر مملکت کا مطمع نظر ہے جس طرح میری آرزو ہے۔
(جنگ ۸ اپریل کالم ۵)

اخبارات نے سنسنی پھیلائی۔ فکر کی کوئی بات نہیں۔ سیاسی خبریں شائع کرتے وقت مبالغہ آرائی کی گئی۔ سنسنی پھیلانے والی خبروں کی روک تھام ہونی چاہیئے۔ صورت حال جلد ٹھیک ہو جائے گی۔ (وزیر اعظم۔ نوائے وقت ۹ اپریل)

صدر اور وزیر اعظم کی ملاقاتوں کے بعد اختلافات ختم ہو چکے ہیں۔ وزراء کا استعفیٰ دینا کوئی نئی بات نہیں۔ ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے اور یہ ان کا ذاتی فعل ہے۔ (سینیٹ چیئرمین)
(نوائے وقت ۹ اپریل)

وفاقی وزیر صنعت شیخ رشید نے کہا ہے کہ وزیر اعظم اور صدر اندر سے ایک ہیں۔ اپوزیشن شرمندگی کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ (جنگ لاہور ۱۰ اپریل)

سابق وزیر قانون اور پی ڈی اے کے رکن قومی اسمبلی افتخار گیلانی نے کہا کہ صدر اور وزیر اعظم اقتدار بچانے کے لئے سودا بازی کر رہے ہیں۔
(جنگ ۱۰ اپریل)

وفاقی وزیر داخلہ شجاعت حسین نے جمعرات کو صدر مملکت سے ملاقات کے بعد نمائندہ جنگ کو خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا نہ اسمبلیاں ٹوٹیں گی نہ حکومت تبدیل ہوگی۔ صدر اور وزیر اعظم کے مابین غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں کوئی رہ گئی ہے تو ملاقاتوں سے ختم ہو جائے گی۔ صدر نے کہا کہ میری نواز شریف سے کوئی ذاتی مخالفت نہیں ہے۔ جو ابہام پیدا کیا گیا وہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ اچھا ہوا کہ ختم ہو گیا۔
(جنگ ۱۰ اپریل)

وفاقی وزیر فخر امام نے کہا۔ کسی قسم کی تبدیلی کے آثار نظر نہیں رہے۔ صدر وزیر اعظم مصالحت دیرپا ہے۔
(پاکستان ۱۰ اپریل)

مسلم لیگی رہنما اور قومی اسمبلی کے رکن میاں زاہد سرفراز نے کہا ہے کہ اگرچہ حکومتی ذرائع نے صدر وزیر اعظم مفاہمت کا تاثر پیدا کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے لیکن حقائق کی دنیا میں ایسی مفاہمت کا کوئی وجود نہیں۔
(پاکستان ۱۰ اپریل)

بلوچستان میں بھی بعض وزراء صدر غلام اسحاق کی لابی مضبوط بنا رہے ہیں۔ اسمبلیاں ٹوٹنے کے خدشات ختم نہیں ہوئے۔ (پاکستان ۱۰ اپریل)

جسٹس جاوید اقبال نے کہا ہے وزیر اعظم نے ملکی مفاد کے لئے مفاہمت کی۔ صدر بھی زبان کھولیں اور قوم کو بتائیں کہ مفاہمت ہو چکی ہے۔
(جنگ ۱۰ اپریل)

وفاقی وزیر دفاع سید غوث علی نے کہا کہ آٹھویں ترمیم کا مسئلہ نواز شریف کا نہیں پوری قوم کا مسئلہ ہے (جنگ ۱۰ اپریل)

آٹھویں ترمیم میں رد و بدل کی تجویز ختم کر دی گئی ہے۔ (وزیر قانون)
اب آٹھویں ترمیم زیر بحث موضوع نہیں رہا۔ صدر مملکت اور وزیر اعظم میں اگر کوئی اختلاف تھا تو اسے طے کر لیا گیا ہے۔ غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں۔
(وزیر قانون۔ نوائے وقت ۱۰ اپریل)

سیاسی کشیدگی ختم کرنے کے لئے نیا فارمولا پیش کر دیا گیا۔ ذرائع کے مطابق صدر اسحاق حکومت کے خاتمے کا باقاعدہ فیصلہ کر چکے ہیں۔
(پاکستان ۱۰ اپریل)

وفاقی وزیر خوراک و زراعت لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک نے تسلیم کیا ہے کہ گذشتہ دنوں صدر پاکستان غلام اسحاق خان اور وزیر اعظم نواز شریف کے درمیان محاذ آرائی تیزی سے اس نقطہ کی طرف گامزن تھی جہاں سے دونوں کے لئے واپسی کا کوئی امکان باقی نہیں تھا۔ تاہم اب گرد و غبار کافی حد تک چھٹ گیا ہے اور صورت حال نارمل ہونے میں وقت لگے گا۔ (جنگ ۱۱ اپریل)

بحران ایک ماہ میں ختم ہو جائے گا۔ صدر اور وزیر اعظم میں شدید اختلاف نہیں۔ آٹھویں ترمیم کا مسئلہ ہم نے نہیں پیپلز پارٹی نے کھڑا کیا تھا۔ اب وہ خود پیچھے رہ گئی ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ وزیر اعظم کے خصوصی ایلچی چوہدری نثار کا بیان
(پاکستان ۱۱ اپریل)

بی بی سی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ صدر وزیر اعظم کشمکش ختم نہیں ہو سکی لگتا ہے صدر نے نواز شریف اور ان کے مخالفوں کو اپنی اہمیت پارٹی کے اندر ثابت کرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیا ہے۔
(پاکستان ۱۱ اپریل)

بقیہ : صـ۵

آخر میں میری طرف سے "ایک چھوٹی سی بات" ملف ہٰذا ہے (تصحیح کی ضرورت ہو تو ضرور فرما دیں) شائع کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

ایک چھوٹی سی بات کا سلسلہ انتہائی دلچسپ اور سبق آموز ہے۔ اس سلسلے میں خاکسار بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہے کہ عام طور پر گھروں میں یا دفتروں وغیرہ میں کاغذات وغیرہ کو ملانے کے لئے سوئیاں یا "PINS" (پن) استعمال کی جاتی ہیں تاکہ کاغذات نہ بکھرنے پائیں۔ لیکن کسی خاص کاغذ کو نکالنے یا اور کوئی کام کے لئے پن کو نکالا جاتا ہے تو اس کو دانتوں میں دبا لیا جاتا ہے۔ پن یا سوئی کو منہ میں دبانا انتہائی خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ ایک واقعہ جو میں نے سن رکھا ہے کہ ایک عورت جو رضائی سی رہی تھی دھاگہ ختم ہونے پر چند لمحوں کے لئے اس نے سوئی کو دانتوں میں دبا لیا۔ اسی لمحے اس کو چھینک آئی تو اندر سانس کھینچنے کے ساتھ ہی سوئی بھی اندر چلی گئی۔ کافی پریشانی ہوئی فوری ایکسرے وغیرہ کئے گئے۔ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہوا کہ سوئی کا دھاگہ ڈالنے والی جگہ نیچے کی طرف ہونے کی وجہ سے اندر کہیں رک گئی۔ فوری طور پر وہاں اپریشن کیا گیا اور سوئی نکالی گئی۔

اس واقعہ کے بعد عاجز قارئین کی خدمت میں یہ عرض کرے گا کہ سوئی یا PINS کو کاغذ وغیرہ سے اتارنے کے بعد احتیاط کے ساتھ کسی جگہ لگائیں اور پھر اپنا بقیہ کام کریں۔ اس سے آپ کئی مسائل سے بچ سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

آل پاکستان سپورٹس ریلی کامیابی سے اختتام پذیر ہو گئی

آخری تقریب میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے انعامات تقسیم کئے

ربوہ: ۱۱ اپریل۔ آل پاکستان سپورٹس ریلی آج یہاں پوری کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ آخری پروگرام کبڈی میچ کا فائنل تھا جو علاقہ لاہور اور علاقہ فیصل آباد کے درمیان کھیلا گیا یہ میچ فیصل آباد نے ایک دلچسپ مقابلے کے بعد جیت لیا۔ آخری تقریب کے مہمان خصوصی محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد تھے۔ آپ نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ دونوں ٹیموں کا مقابلہ دیکھ کر اور عمدہ کھیل کا مظاہرہ دیکھ کر خوشی ہوئی انہوں نے کہا کہ کھلاڑی کو صرف کھیل سے غرض ہونی چاہیئے اس سے زیادہ ان کا کام نہیں۔ کھلاڑی کی طرف سے اس بارے میں اور کوئی آواز نہیں اُٹھنی چاہیئے یہ انتظامیہ اور منتظمین کا کام ہے کہ وہ کوئی ایسی بات اٹھائیں۔ مولانا نے کہا کہ ریفری انصاف کرے یا بے انصافی کرے ہمارا کام اس کی اطاعت ہے۔ یہ سبق نماز میں سکھایا گیا ہے کہ ایک امام کے پیچھے اگر پانچ ہزار افراد بھی نماز پڑھ رہے ہیں اور امام کوئی غلطی کرتا ہے اور پانچ ہزار افراد اس بات پر متفق ہیں کہ یہ غلطی ہے۔ اس کے باوجود اگر امام سمجھے کہ یہ بات درست ہے تو اس اکیلے کی رائے پانچ ہزار مقتدیوں کی رائے پر فوقیت رکھے گی۔ ان کو اطاعتِ امام سے انحراف کی اجازت نہیں وہ صرف ایک بار (اللہ پاک ہے) کہہ کر توجہ دلا سکتے ہیں اس سے زائد نہیں۔ مولانا نے فرمایا یہ سبق ہماری تنظیم کی تربیت کا حصّہ ہے اللہ ہمیں اس پر کاربند ہونے کی توفیق دے۔

بعد ازاں مولانا موصوف نے انعامات عطا فرمائے اور دعا پر آل پاکستان سپورٹس ریلی کا اختتام ہوا۔

اس ریلی میں جو کھیل ہوئے ان کا مختصر جائزہ یہ ہے۔

کبڈی ۷ علاقہ جات کی ٹیموں کے درمیان مقابلے ہوئے دو پول بنائے گئے۔ اے پول میں لاہور سرگودہا ملتان اور ربوہ تھے۔ جبکہ دوسرے پول میں فیصل آباد، حیدر آباد اور گوجرانوالہ تھے۔ کل ۱۲ میچز ہوئے فائنل فیصل آباد نے جیتا۔ جبکہ علاقہ لاہور رنر اپ رہا۔ کبڈی کی ٹرافی قائد صاحب علاقہ نے حاصل کی۔

انفرادی مقابلہ جات ربوہ کے خالد عمران بہترین ایتھلیٹ قرار دیئے گئے۔ علاقہ جات میں اوّل ربوہ رہا۔ انفرادی مقابلہ جات میں دوڑیں ۱۰۰ میٹر، ۲۰۰ میٹر، ۴۰۰ میٹر، ۸۰۰ میٹر، ۱۵۰۰ میٹر، ۵ ہزار میٹر، ۵ کلومیٹر پیدل دوڑ اور ریلے ریس۔ اس کے علاوہ اونچی چھلانگ، لمبی چھلانگ، ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، نیزہ پھینکنا، نشانہ غلیل اور نشانہ ائرگن سمیت ۱۶ مقابلے ہوئے۔ ان میں کل ۲۹۱ کھلاڑیوں نے حصّہ لیا۔

سائیکلنگ لانگ ٹریک پر ۳۸ کلومیٹر کی ریس میں ۴۵ سائیکل سواروں نے حصّہ لیا۔ ان میں جامعہ احمدیہ کے ۲۰ سائیکلسٹ شامل تھے۔ سادہ ریسنگ سائیکلوں کا ۳ ½ کلومیٹر کا مقابلہ بھی ہوا۔

سوئمنگ ۲۱ کھلاڑیوں نے حصّہ لیا۔ مقابلے یہ تھے۔ فری سٹائل میں ۵۰ میٹر، ۱۰۰ میٹر، ۲۰۰ میٹر، ۴۰۰ میٹر۔ بریسٹ سٹروک میں ۱۰۰ میٹر۔ بیک سٹروک میں ۱۰۰ میٹر۔ بٹر فلائی ۱۰۰ میٹر انفرادی میڈلے ۲۰۰ میٹر۔ فری سٹائل ریلے ریس ۴×۱۰۰ میٹر۔ بہترین تیراک ربوہ کے نعیم ہدایت خان قرار پائے۔ یہ مقابلے فلڈ لائٹس میں رات کو ۹ بجے کروائے گئے۔ مہمان خصوصی محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد تھے۔

ٹیبل ٹینس سنگلز میں ۳۸ کھلاڑیوں نے ۱۰۵ میچز کھیلے اور ڈبلز میں ۴۴ کھلاڑیوں نے ۵۶ میچز کھیلے۔ سنگلز کا فائنل کراچی کے دو بھائیوں کامران آصف اور عمران آصف کے درمیان ہوا، کامران آصف فاتح رہے۔ ڈبلز کا فائنل کامران آصف اور عمران آصف نے جیتا۔ مقابلے پر تھے عامر اور رشید۔ کراچی کی ٹیم نے ٹرافی حاصل کی۔

بیڈمنٹن سنگل میں ۴۴ کھلاڑیوں نے ۱۱۰ میچ کھیلے۔ ڈبلز میں ۴۴ کھلاڑیوں نے ۵۷ میچ کھیلے۔ سنگلز کا فائنل کراچی کے ارشد ستار نے جیتا۔ رنر اپ تھے مظفر احمد طاہر ربوہ۔ ڈبلز: مظفر احمد طاہر اور فاتح الدین ربوہ نے جیتا۔ مقابلے پر تھے ظہیر احمد انور اور ہمایوں شیخ۔ ٹرافی ربوہ نے حاصل کی۔

بقیہ: صا

تو سمجھ میں آجائے۔ یہ ساری زندگی کے معاملات ہیں۔ ایک بچہ اپنے ماں باپ کی اصلیت کو ضرور سمجھ جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اُس کے دل میں آئندہ ان کا احترام پیدا ہوتا ہے یا احترام کی بجائے بدتمیزی کے رجحانات پیدا ہوتے ہیں۔ پس وہ قومیں جن میں پہلی نسلوں اور دوسری نسلوں کے درمیان فاصلے بڑھ رہے ہیں۔ ان میں ضروری نہیں کہ اسی قسم کی غلطیاں ہوں۔ کچھ نہ کچھ غلطیاں ضرور ہوتی ہیں جن کے نتیجہ میں بچے اس یقین کے ساتھ بڑے ہو رہے ہوتے ہیں کہ یہ دُنیا خود غرضی کی دُنیا ہے۔ اس میں ہر شخص کا جو بس چاہے وہی کرے۔ جس پر زور چلے وہ اپنا لے اور اپنی لذتیں ہمارے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ ہمیں کسی اور پر انحصار کرنے کی ضرورت نہیں وہ جب اس حالت میں بڑے ہوتے ہیں تو اپنے ماں باپ ان کو بوجھ دکھائی دیتے ہیں۔ پرانے زمانے کی چیزیں دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے پرانا استعمال شدہ فرنیچر بعض دفعہ نظر کو تکلیف دیتا ہے ویسے ہی ماں باپ ایک پرانے فرنیچر کے طور پر دکھائی دینے لگتے ہیں۔ ایسا معاشرہ جنت سے دُور ہٹ رہا ہوتا ہے ایسا معاشرہ بہترین زمین ہے۔ جس پر بدترین چیزیں جڑ پکڑیں اور دن بدن ایسے معاشرے ہلاکت اور تباہی کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ آپ نے عملاً پاک معاشرہ پیدا کرنا ہے اور اس پاک معاشرے کے لئے کسی لمبی چوڑی علمی تحقیق کی ضرورت نہیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی عام سادہ سی باتیں ہیں (۔) ہر اس موقع پر جب آپ کا اپنی اولاد سے رابطہ پیدا ہوتا ہے اگر آپ یہ سمجھیں کہ آپ اس پر آج ہی نہیں بلکہ کل کے لئے بھی اثر انداز ہو رہی ہیں تو یقیناً آپ کی طرزِ عمل میں ایک ذمّہ داری کا احساس پیدا ہوگا۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۷ دسمبر ۹۱ء)

بقیہ: ص۶

روپے کا ۱/۸ حصہ ۔/۵۰۰ ۷۳ روپے (۴) ترکہ والد میاں جمال دین صاحب ۔/۱۸۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الحفیظ بیوہ میاں نور محمد مکان نمبر ۲۰۶ چوک کھجور والا اسلام پورہ سرگودھا گواہ شد نمبر ۱۔ خالد محمود ڈسپنسر موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد دین انور صدر حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

درخواست دعا

○ مکرم ملک نصیر احمد صاحب وہاڑی کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔

○ عزیزم مرزا سفیر احمد صاحب ابن مکرم مرزا محمد احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور کو مورخہ ۲ اپریل ۹۳ء کو موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے ایک جیپ سے حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں اسکی بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اپریشن کے بعد ٹانگ پر پلستر چڑھا دیا گیا ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

ضرورت

۱۔ ایک میل نرس جو تجربہ کار ہو اگر سابق فوجی ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ ایک بزرگ کی پوری طرح ذمہ داری سے دیکھ بھال کراچی یا لاہور کر سکے۔

۲۔ ایک خانساماں جس کو ڈرائیونگ آتی ہو یا سیکھنا چاہے۔ ہر دو خواہشمند حضرات اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواست ذیل کے ایڈریس پر بھجوائیں۔

رابطہ

معرفت پی او بکس ۸۹۶۰ کراچی
پوسٹ کوڈ ۷۵۴۰۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۱۴ اپریل۔ رات سے بادل چھائے ہیں۔ رات اور اس کے بعد آج صبح سے بارش شروع ہوئی جو ۹ بجے کے بعد تک جاری رہی۔ جس کی وجہ سے سردی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

○ صدر غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ استعفے دینا وزیروں کا حق ہے۔ میں جمہوریت کے استحکام اور آئین و قانون کا حامی ہوں کسی کو استعفے دینے کے لئے کہا ہے اور نہ کوئی میری اجازت سے مستعفی ہوتا ہے۔ فاٹا کے اراکین قومی اسمبلی، مسٹر اسلم خٹک اور جمعیت اہل حدیث کے ایم این اے مولانا لکھوی نے بھی صدر سے ملاقاتیں کیں۔

○ وزیر اعظم سے ۱۵ اراکین قومی اسمبلی نے ملاقات کی۔ پاکستان نیشنل پارٹی کے اراکین نے میر بزن بزنجو کی قیادت میں وزیر اعظم سے ملاقات کی اور ان کی حمایت کا برملا اعلان کیا۔

○ وزیر مملکت راجہ نادر پرویز نے کہا ہے کہ دس دن قبل کابینہ کے تمام اراکین نے اپنے استعفے وزیر اعظم کو پیش کئے تھے لیکن وزیر اعظم نے ان کے استعفے واپس کر دیئے تھے۔

○ مبصرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ صدر اور وزیر اعظم کے تعلقات میں ابتداء ہی سے کھچاؤ تھا لیکن جنرل وحید کو آرمی چیف بنائے جانے کے موقع پر ان دونوں کے اختلاف کھل کر سامنے آ گئے۔

○ جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین جنرل شمیم عالم نے صدر سے ملاقات کی۔

○ ذمہ دار ذرائع نے بتایا ہے کہ جنرل آصف نواز کی موت کے بارے میں شکوک درست نہیں ہیں۔ آرمی چیف کو اس ضمن میں رپورٹ مل گئی ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان کے سیاسی بحران کا جو بھی فیصلہ ہو وہ قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس سے پہلے پہلے ہو جائے گا۔ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ آئندہ ۴۸ گھنٹے فیصلہ کن ہیں۔ مسٹر اسلم خٹک صدر کو وزیر اعظم سے ملاقات پر آمادہ کرنے میں ناکام رہے۔ وفاقی دارالحکومت افواہوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ تاہم صدر کی مکمل خاموشی تمام تر صورتحال کا غیر معمولی پہلو ہے۔

○ تین وزراء مسٹر اسلم خٹک، الٰہی بخش سومرو اور لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ عبد المجید ملک نے صدر اسحاق سے ملاقات کر کے مفاہمت کی کوشش کی لیکن اس کے کوئی مثبت نتائج نہیں نکل سکے۔

○ وزیر اعظم کے مستعفی ہونے والے مشیر مسٹر روئیداد خان کا پشاور مشن مبینہ طور پر ناکام ہو گیا ہے۔ انہوں نے اے این پی کو وزیر اعظم کی حمایت سے محروم کرنے کی کوشش کی۔ جس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

○ مستعفی ہونے والے وزیر سردار آصف احمد علی کے خلاف ہائی کورٹ میں دو رٹ درخواستیں دائر کی گئی ہیں ایک میں آئی جی پنجاب سے انکی ملک دشمن سرگرمیوں کی تحقیقات کرانے کی استدعا کی گئی ہے اور دوسری میں انکی اسمبلی کی سیٹ کالعدم قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

○ پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کے سیکرٹری نے کہا ہے کہ پاکستانی کھلاڑیوں کے خلاف الزامات کا واپس لیا جانا ہماری اخلاقی فتح ہے۔ انہوں نے برطانوی پریس پر معاملے کو غیر ضروری طور پر اچھالے جانے پر تنقید کی۔

○ سپین میں قبل از وقت انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے۔

○ بنگلہ دیش میں طوفان سے سات افراد ہلاک ہو گئے جبکہ سینکڑوں زخمی ہیں۔

○ بوسنیا کے محصور مسلمانوں پر ایک اور وار کیا گیا ہے ان کی امداد روک لی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کی امداد منسوخ کرنے کا فیصلہ سربوں کی طرف سے امدادی ٹرکوں پر حملے کے بعد کیا گیا۔

○ ایران کے صدر نے آرمینیا کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ آذربائیجان کے خلاف جارحیت سے باز نہ آیا تو اس کے خلاف سخت اقدام کیا جائے گا۔ ترکی کے صدر اور وزیر خارجہ آذربائیجان کے دارالحکومت عابد جان پہنچ گئے ہیں۔ ترکی عوام اور جماعتیں آذربائیجان کا ساتھ دینے پر زور دے رہی ہیں۔

○ اسرائیلی وزیر اعظم بدھ کو مصری وزیر اعظم سے ملاقات کر رہے ہیں نہر سویز کے کنارے دونوں لیڈروں کی ملاقات ہو رہی ہے۔

○ سری نگر میں ۲۰ ہزار افراد نے بھارتی مظالم کے خلاف مظاہرہ کیا۔ مقبوضہ کشمیر میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں ۲۵ افراد ہلاک ہو گئے ان میں دس بھارتی فوجی شامل ہیں۔

○ امریکی سی آئی اے نے امریکی کانگریس کو اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاکستان اور بھارت جلد ایٹمی اسلحہ تیار کر سکتے ہیں۔ ایران نے پاکستان سے ایٹمی ٹیکنالوجی حاصل کرنے کے لئے اس کے سارے دفاعی بجٹ کا خرچ برداشت کرنے کی پیشکش کی تھی۔ پاکستان نے پانچ سے دس ایٹم بم بنانے کا مواد سٹور کر رکھا ہے جبکہ بھارت کے پاس ۲۵ سے تیئس ایٹم بم فوری طور پر تیار کرنے کا سامان موجود ہے۔

○ بھارتی وزارت دفاع نے اپنی سالانہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاکستان اور ایران کا گٹھ جوڑ علاقے میں عدم استحکام کا باعث بنے گا۔

○ سنگاپور میں ریٹائرمنٹ کی عمر ۵۵ سال سے بڑھا کر ۶۷ سال کر دی گئی ہے

○ کٹھیالہ شیخاں سرگودھا دوبارہ ڈیڑھ ایک ہفتہ میں ڈکیتی کی دوسری بڑی واردات ہوئی۔ ڈاکو اسلحہ کے زور پر ویگنوں ٹرکوں اور کاروں میں سوار افراد سے لاکھوں روپے کی نقدی زیورات اور دوسرا سامان لوٹتے رہے

○ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اسمبلیوں کے خاتمے پر مشروط آمادگی ظاہر کر دی ہے پنجاب کی وزارت اعلیٰ کے لئے فاروق لغاری کا نام بھی تجویز کر دیا ہے۔ یہ بھی خبر دی گئی ہے کہ مجوزہ نگران وزیر اعظم کے لئے مسٹر محمود ہارون اب پہلے نمبر پر آ گئے ہیں۔

○ پشاور میں ۱۵ مصری بنیاد پرستوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

نیک تمناؤں کا اظہار

ہم الائیڈ بنک آف پاکستان کو ربوہ میں برانچ کھولنے پر نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

منجانب: ایس۔ ایم۔ ایس کوثر کمپنی ربوہ

کیا آپ کو

پیٹ درد، قبض، اسہال، پیچش گیس، بدہضمی، معدہ کی سوزش اور السر وغیرہ میں دواؤں کے استعمال سے فائدہ نہیں ہو رہا؟

تو

ڈائی جسٹ کیوریٹو سمیل

DIGEST CURATIVE SMELL

سے صرف سونگھنے سے آرام آ سکتا ہے

ایک شیشی تمام گھر کیلئے کافی ہے۔ میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں

قیمت پاکستان میں -/۲ روپے ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) -/۱۰ روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر $5 مع ڈاک خرچ۔

(ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ) لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

آر ایم پی۔ ایم اے ایل ایل بی۔ فاضل عربی مائنڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ۔ بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن۔

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل

گولبازار۔ ربوہ

فون آفس ۱۷۷۔ کلینک ۴۰۶۔ رہائش ۶۰۷

پتہ